"ان کے والد انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کی کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطا کیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا، کیا آپ نے اپنی ساری اولاد کو ایسے ہی عطیہ دیا ہے؟ میرے والد نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، پھر اسے لوٹا لیجیے!"

—— یعنی اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو ملحوظ رکھیے، یا تو ساری اولاد کو عطیہ دیجیے، اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر صرف ایک کو غلام عطا کرنا عدل و انصاف کے منافی ہے، لہٰذا یہ عطیہ واپس لے لیجیے۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کے قرآنی حکم پر کیسے بہترین انداز میں عمل فرمایا ہے —— پس جس مملکت میں عدل و انصاف کو یوں مرکزی حیثیت حاصل ہو، وہاں جلاؤ گھیراؤ کی احتجاجی تحریکیں کیوں کر جنم لیں گی؟

(جاری ہے)

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیرکوٹلوی

حمد

پروردگارِ ہستی! اے کردگارِ عالم
رنگیں ہے تیرے دم سے فصلِ بہارِ عالم

دورِ شباب گزرا، پیری کا وقت آیا
رنگِ خزاں بھی دیکھا، دیکھی بہارِ عالم

برگ و شجر کو دیکھا لعل و گہر کو دیکھا
دیکھے طرح طرح کے نقش و نگارِ عالم

کل جو کلی کھلی تھی وہ آج سرنگوں ہے
ہے بے ثبات کتنا، یہ لالہ زارِ عالم

اپنی ہی زندگانی جب معتبر نہیں ہے
کوئی کرے بھلا کیا پھر اعتبارِ عالم

جب "کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ" سمجھ میں آیا
بس اٹھ گیا اسی دم دل سے وقارِ عالم

صحرا ہو، گلستاں ہو، سورج ہو، کہکشاں ہو
مَیں تجھ کو ڈھونڈتا ہوں اے تاجدارِ عالم

عاجزؔ میں اب نہیں ہے تابِ غمِ جدائی
فرما کر تو کہاں ہے اے غمگسارِ عالم؟